قسط ۲ — مولانا سید محمد انظر شاہ صاحب کشمیری

عظیم اسلامی مملکت کی بربادی کی ذمہ دار

شراب

اسلام کی نظر میں

اے صدر محترم ایک نگاہ اس پر بھی۔ (ایڈیٹر)

شراب اور دماغی امراض | شراب سینکڑوں قسم کے دماغی امراض پیدا کرتی ہے اس کا انکار بھی حقائق و واقعات کے انکار کے مترادف ہوگا۔ مے نوش جن دماغی عارضوں میں ہمیشہ مبتلا رہتے ہیں، اس کا اظہار اطبا اور حاذق معالج آئے دن کیا کرتے ہیں، اور اس ہلاکت عظیم کو شراب کی دوسری مضرتوں میں زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ حافظ ابن قیمؒ لکھتے ہیں کہ:

خداوند عالم نے شراب میں کوئی شفا نہیں رکھی وہ دماغ کو جو مرکز عقل ہے۔ شدید نقصان پہنچاتی ہے۔ فقہاء اور اطباء سب اسے تسلیم کرتے ہیں۔	ما جعل اللہ لنا فیہا شفاء قط فانہا شدیدۃ المضرۃ بالدماغ الذی ھو مرکز العقل عند الاطباء والفقہاء۔ (زاد المعاد جلد ۳)

سب یونانی کا سب سے بڑا ماہر اور حاذق طبیب جس کے تجربات و حذاقت پر یونانی طب کے علاوہ ڈاکٹری میں بھی بڑا اعتماد ہے اور یورپ کی مخصوص طب، صدیوں کے روشن تجربات کے باوجود بقراط کی فنی مہارت کا انکار نہ کرسکی۔ یہی دنیا کا مایۂ ناز طبیب "بقراط" کہتا ہے کہ:

ضرر الخمر بالرأس شدید	شراب کا سب سے زیادہ ضرر دماغ کو پہنچتا ہے۔
وھو کذالک بالذھن۔	اور ایسا ہی ضرر اس سے ذہن کو پہنچتا ہے۔

صاحب "الکامل" نے بھی لکھا ہے کہ:

انّ خاصتہ الشراب الاضرار بالدماغ والعصب۔

یعنی شراب کی خاصیت ہے کہ وہ دماغ اور پٹھوں کو شدید نقصان پہنچاتی ہے۔ بقراط کی طبی حذاقت

پر اعتماد کے بعد شراب کی مضرت کے سلسلہ میں کوئی وجہ نہیں کہ اس کی رائے پر اعتماد نہ کیا جائے۔ لیکن دورِ حاضر کا ذہن جسطرح یورپ کی تحقیقات پر اعتماد کرنے کے لئے تیار کیا گیا ہے۔ اسی کی ساخت کا تقاضہ ہے کہ اس سلسلہ میں یورپ کے پیش کردہ ان اعداد و شمار کو بھی دیکھ لیا جائے جو افراطِ مے نوشی کی سوسائٹیوں کی جانب سے شراب کی دماغ پر مرتب ہونے والی مضرتوں کے سلسلہ میں سامنے آتے رہتے ہیں۔

بلجیم میں کثرتِ شراب نوشی کے نتیجہ میں جو ہولناک تباہ کاریاں رونما ہو رہی ہیں ان کو دیکھئے۔ لکھا ہے کہ:

> "مجرموں میں فی صدی اسّی خودکشی کرتے ہیں۔ ۴۷ قید خانے میں رہتے ہیں۔ ۹۰ فقر و فاقے میں بسر کرتے ہیں۔ اور ۷۵ فیصد فیصدی مجنون اور پاگل ہیں۔" (احکام العقلیہ ص۸۵)

اور دنیا کے سب سے زیادہ مے نوش ملک اور عشرت کدۂ یورپ یعنی فرانس میں اسی زہرِ سیال کی ہلاکت خیزیاں اسی طرح سامنے آئیں۔

> "کثرتِ مے نوشی سے جو دو خاص مرض، ایک مرض دماغی سرسام کا اور دوسرا جگر کی خرابی کا پیدا ہوتے ہیں، اس سے مرنے والوں کی تعداد "فرانس" میں ۱۹۳۶ء سے ۱۹۵۲ء تک ۹۱۸۰۰ کو پہنچی، اور اسی مدت میں فرانس جو انڈوچائنا میں جنگ کرتا رہا اس جنگ میں اس کے مرنے والوں کی تعداد ۱۹۰۰۰ کی رہی اور یہ شمار تو ان امراض سے براہِ راست مرنے والوں کا رہا، باقی جو لوگ کثرتِ مے نوشی سے بالواسطہ مرتے ہیں۔ یعنی اس کے اثرات سے بالواسطہ ان کی میزان اگر لگائی جائے تو تعداد اس کی بھی دس گنی پڑے گی۔
>
> (بمبئی کرانیکل ۱۹۵۵ء)

آپ دیکھ رہے ہیں کہ مے نوشی کی کثرت اور جامِ زہر کے پرکیف نائو نوش کے نتیجہ میں مرنے والوں کی تعداد جنگ ایسی ہلاکت انگیز و تباہ کن چیز سے بھی آگے بڑھ گئی۔ اور جنگ بھی چار سو پانچ سو سال قبل کی نہیں۔ جبکہ تیر و تفنگ اور شمشیر و سنان سے کام لیا جاتا تھا۔ بلکہ ایٹم اور ہائیڈروجن بم کے زمانہ میں جس سے "ہیروشیما" ایسے آباد و پر رونق آبادی اور حسین شہر کو چند منٹ میں تودۂ خاک بنا کر رکھ دیا جاتا ہے۔ اور ہزارہا بلکہ لاکھوں انسانوں کو دیکھتے ہی دیکھتے خاک و خون میں تڑپنے کے لئے اور خونخوار انسان نما بھیڑیوں کی داستانِ ظلم و عدوان سنانے کے لئے چھوڑ دیا جاتا ہے۔ فرانس کے اسی عشرت خانے میں جہاں شراب نوشی کے لئے آبادی کا ذرّہ ذرّہ سمٹ کر شراب خانوں میں پہنچ جاتا ہے۔ دماغی امراض اور جگر کی خرابیوں میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد — ۱۹۵۳ء میں ۳۹۰۵ اور ۱۹۵۴ء میں ۴۲۱۰۶ تھی۔" (صدقِ جدید ۲۱ اکتوبر ۱۹۵۵ء)

انسداد مے نوشی کے ان اعداد و شمار سے معلوم ہوا ہوگا کہ شراب سے دماغی امراض اور عارضے کس طرح اور کن مہلک صورتوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ اور یہ دماغی بیماریاں اکثر

جنون | کی شکل میں سامنے آتی ہیں۔ دماغ کے ضعیف اور ماؤف ہو جانے کے بعد جنون کا عارضہ قطعاً متوقع ہے۔ ہندوستان کا مشہور افسانہ نگار اور فحش نویس "منٹو" بارہا جنون میں مبتلا ہو کر پاگل خانوں تک پہنچا۔ اس برگشتہ قسمت افسانہ نویس کی موت پچھلے دنوں جن عبرتناک حالات میں ہوئی وہ خود ایک المناک افسانہ ہے۔ شراب سے پیدا ہونے والے جنون کے سلسلہ میں یورپ کا ڈاکٹر "بنیم" لکھتا ہے کہ:

"افریقہ کے جن لوگوں نے شراب کا استعمال کیا وہ پاگل ہو گئے اور یورپ کے جو باشندے اسکی کثرت رکھتے ہیں وہ بھی جنون کے بیمار ہیں۔ اس لئے شراب کو جلد از جلد افریقیوں کے لئے ممنوع مشروب قرار دیا جائے۔" (طنطاوی ص ۱۹۲)

جگر کی بیماری | دماغ کو شدید نقصان پہنچانے کے ساتھ جگر کو بھی اس کی مضرتیں تباہ کرتی ہیں۔ حالانکہ جگر بھی اعضائے رئیسہ میں ایک ایسا عضو ہے۔ جس پر جسمانی صحت کا دار و مدار بڑی حد تک ہے۔ خون صالح تیار کرنے کے بعد تمام اعضاء کو ان کی مناسب خواہش کے تحت سپلائی کرنے کا کام قدرتی طور پر یہی عضو رئیس انجام دیتا ہے۔ جن مریضوں کے جگر خون بنانے کا کام چھوڑ دیتے ہیں۔ ان کی صحت جسمانی بالکل مضمحل ہو کر رہ جاتی ہے۔ اور اطباء و معالجین اس کے علاج و معالجہ میں خاص احتیاط اور غور و پرداخت کی ہدایت کرتے ہیں۔ لیکن آتش سیال اسی کار آمد اور جسم کے فعال عضو کو ماؤف کر دیتی ہے اور صرف ایک ملک میں اسکی ہلاکت خیزیوں کی سالانہ رپورٹ یہ ہے:

"کثرت مے نوشی سے ۱۹۵۳ء میں جگر کی بیماری میں ۱۷۰۱۱ نفوس ہلاک ہوئے اور ۱۹۵۶ء میں اسی جگر کی بیماری میں مرنے والوں کی تعداد ۱۲۷۰۱ ہوئی۔"

بندش شراب کے ان باخبر اداروں کے ان اعداد و شمار کی روشنی میں فیصلہ کیا جا سکتا ہے کہ یہ مہلک مشروب جگر کو کس طرح نقصان پہنچا کر نہ صرف لب گور بلکہ ہلاک ہی کر کے چھوڑتا ہے۔ ریاست ٹونک کا مشہور سلمیٰ پرست "شاعر اختر شیرانی" جیسے ان کے دوستوں نے شراب کی عادت ڈال کر عالم شباب ہی میں تباہ و برباد کیا۔ سوانح نگار نے لکھا ہے کہ:

"شراب نے ان کے جگر کو بھون دیا تھا اور جسمانی صحت کے پرخچے اڑا دئے۔

(نقوش، شخصیات نمبر ۲ ص ۹۰۰)

یہاں تک کہ مے نوشی کی کثرت کی وجہ سے یہ نوجوان شاعر لاہور میں ہلاک ہوگیا۔ شراب نوشی سے پیدا ہونے والے امراض خصوصاً عارضہ جگر کی اطلاع دیتے ہوئے لکھا ہے کہ:

"لیل و نہار اسی طرح گذر رہے تھے ایک دن آپ پر ردعمل کی کیفیت طاری ہوئی، جس کے نتیجہ میں غشیان و تہوع کی حالت بڑھ گئی، قبض شدید ہوگیا، جگر نے جواب دے دیا اور آنکھوں پر زردیاں چھاگئیں، مجبوراً میں نے انہیں "میئو ہسپتال" میں داخل کرایا۔ وہاں پہلے تو کچھ روز ٹھیک رہے، اچانک ایک روز زیادہ طبیعت بگڑ گئی اور بالآخر ۴۳ سال کی عمر میں ۹ ستمبر ۱۹۴۰ء کی دوپہر کو اپنے وقت سے پہلے زندگی کی دشوار گذار راہوں کا سفر ختم کر لیا۔" (ایضاً)

پچھلے دنوں بادہ پرستی کا ہولناک انجام "مجاز" کی موت کی صورت میں سامنے آیا اور "منٹو" کی عبرت انگیز موت کی تفصیلات اخبار بین طبقہ کو معلوم ہیں۔

سکتہ کی بیماری | بادہ نوشی کے نتیجہ میں ایک اور مہلک بیماری "سکتہ" بھی جان لیوا روگ ثابت ہوتا ہے۔ سستی اعصاب، تشنج اور رعشہ کے بعد سکتہ کا خطرناک عارضہ لاحق ہو کر ہلاک کر دیتا ہے، طب یونانی کی ایک مشہور کتاب میں ہے کہ:

"شراب ذہن کو بلید کر دیتی ہے، اعصاب کو سست، رعشہ اور تشنج پیدا کرتی ہے اور اکثر شراب پینے والے سکتہ کی بیماری میں ہلاک ہوتے ہیں۔"	تبلد الذھن ویرخی الاعصاب ویورث الرعشہ ویورث التشنج وکثیراً ما یموت السکران بالسکتہ۔

(نفیسی صفحہ ۲۴۷)

ضعف قلب | صحت انسانی کے قیام و بقا میں جہاں اور اعضائے رئیسہ کو دخل ہے ان میں سب سے زیادہ قلب کی طبعی حرکت کو انسانی زندگی کی بقاء کا دارومدار بتایا گیا ہے۔ اس عضو رئیس کی حرکت سے انسانی زندگی تعبیر ہے۔ اندرونی نظام کی یہ متحرک گھڑی جہاں بند ہوئی تو انسان کی موت واقع ہوتی ہے۔ اسکی حرکت میں اختلال خطرناک آغاز ہے۔ مصنف نے جسمانی زندگی کے نظام میں قلب کو جو اہمیت ہے اسی کی اطلاع دیتے ہوئے لکھا ہے کہ:

"صحت جسمانی کا مدار، قلب کی حالت و کیفیت پر ہے اگر قلب اور دموی رگیں صحیح حالت پر نہ ہوں گی تو ان سے متعلق تدرتی عمل پورا نہ ہو سکے گا۔ اور جسمانی صحت کا پورا نظام شکست و ریخت ہو جائے گا۔" (الحیوٰۃ والخمر صفحہ ۵)

مصنّف نے قلب سے مربوط شریان وعروق کی تفصیل اس کی طبعی رفتار پہ مے نوشی کے مہلک اثرات کو بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ :

اطباء نے اسی وجہ سے کہا ہے کہ جب شراب جسم میں داخل ہوگی تو قلب کو ضعیف کردے گی۔ قلب اور اس سے متعلق اعصاب میں شدید مضرتیں رونما ہوں گی۔	ومن ھنا ثبت للحلاء ان الکحول اذا دخل الجسم ادیٰ الی اضعاف القلب واثر فیه وفیما یتصل به من الاعصاب تاثیراً تاماً۔ (ص۵۵ ایضا)

...

اور یہ سب کچھ اس وجہ سے ہوگا کہ جب ۲۴ گھنٹہ کے عرصہ میں شراب پینے والا ۱۶ ونیہ (تقریباً ۸ تولہ) شراب استعمال کرے گا۔ تو قلب کی حرکت جو ایک گھنٹہ میں ۷۲ مرتبہ ہونی چاہیئے تھی، طبعی حرکت سے بڑھ جائے گی اور ایک سکنڈ میں ۱۲ مرتبہ حرکت ہوگی۔ یہ حرکت قلب کی معمولاً رفتار سے زیادہ ہے اور مے نوشی کا خطرناک نتیجہ ہے۔ اور پھر کچھ مدّت میں غیر طبعی مسلسل حرکت، قلب کو ضعیف کردے گی۔ جیساکہ مصنّف نے لکھا ہے کہ:

مسکرات کے پینے سے قلب سست پڑجائے گا اور عضلات ڈھیلے پڑجائیں گے۔	وقد ثبت ان ادمان المشروبات الکحولیه یودی شیئاً فشیئاً الیٰ استرخاء القلب وتمدد عضلته۔ (الخمر والحیٰوۃ ص۵۸)

چنانچہ اسی ضعف قلب کے نتیجہ میں جو عموماً شراب نوشوں کو عارض ہوتا ہے۔ نوّے فیصدی اموات واقع ہورہی ہیں اسی کی اطلاع دیتے ہوئے لکھا ہے کہ:

"علاوہ ازیں آجکل حرکت قلب بند ہونے سے اسقدر زیادہ موتیں واقع ہورہی ہیں کہ کسی اور مرض سے اتنی نہیں۔ ایک اندازے کے مطابق ایسی موتیں ۹۰ فیصدی شراب نوشی کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ (انسانیت حیوانیت کی راہ پر ص۲۲۶)

گلے کی خرابی حاذق اطباء اور تجربہ کار ڈاکٹروں کا فیصلہ ہے کہ شراب گلے کو بھی سخت نقصان دیتی ہے جسکی وجہ سے نہ صرف آواز بیٹھ جاتی ہے۔ بلکہ گلے میں دائمی خراش، مسلسل کھانسی قائم ہوکر "سل" ایسے موذی مرض کا پیش خیمہ بن جاتی ہے۔ لکھا ہے کہ:

"شراب پینے والے کے گلے میں التہاب وتشنج پیدا ہوجاتا ہے جس سے ہوا کی نالیاں بگڑ جاتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ شرابی عموماً کھانسی کے مریض رہتے ہیں۔ اور

ان کی آواز میں خشونت پیدا ہو جاتی ہے، جب بولتے ہیں تو سخت آواز کے ساتھ اور بسا اوقات پھیپھڑا کی بیماری اور سانس کا مرض "سل" ایسے خوفناک مرض کا باعث ہوتا ہے۔" (الخمر والحیوۃ ص۵۳)

ہندوستان کے ایک مشہور شاعر گلے کی جن شدید بیماریوں میں مبتلا تھے۔ کیا عجب کہ ان امراض کے پیدا کرنے میں اسی زہر کی سمیات کو دخل ہو۔

فتورِ ہضم | شراب کے فوائد بیان کرنے والے کہتے ہیں کہ غذا شراب سے خوشگوار ہو کر زود ہضم بن جاتی ہے۔ اس لئے شراب کا استعمال مفید ہو گا۔ حالانکہ اس شعبہ میں بھی رائے یہی ہے کہ شراب فتورِ ہضم کا باعث بنتی ہے اور قوتِ ہضم کو سست کر کے اس کے صالح نظام کو درہم برہم کرنے میں اس کو کافی دخل ہے، چنانچہ لکھا ہے کہ:

"شراب ہضم طعام کے سلسلہ میں بے حد مضر اور مہلک ہے اس لئے کہ یہ معدہ میں پہنچ کر غیر معمولی گرمی اور ہیجان پیدا کرتی ہے۔ یہ تہیج بہت سے امراض پیدا کرتا ہے اور اشتہا کو ساقط کر دیتا ہے، غذا کے کم ہونے پر جسم کو غذا کی اتنی مقدار نہیں پہنچ سکتی جتنی کہ وہ اپنے نظام کو چلانے کے لئے چاہتا تھا، اور غذا کا جو قلیل حصہ پہنچتا بھی ہے تو ہضم کے فتور کی وجہ سے بجائے مفید ہونے کے وہ بھی مضر ہوتا ہے۔"

(الخمر والحیوۃ ص۱۴)

شراب میں منافع ثابت کرنے والے برابر کہہ رہے ہیں کہ اس آتشِ سیال میں غذائی اجزاء بھی ہیں جو تحلیل ہو کر جسم کے لئے بہترین غذا بن سکتے ہیں، شراب میں غذائیت کی تردید کرتے ہوئے مصنف نے لکھا ہے کہ:

"شراب میں ایسے اجزا نہیں ہیں جو غذا کا کام دے سکیں، بلکہ یہ تو جسم کی طاقت کو سلب کرنے والی شے ہے، غذا کا کام اس سے نہیں لیا جا سکتا۔" (ایضاً ص۱۴)

حالانکہ ہضم کا فتور بلکہ ہاضمہ کا معمولی اختلال و فساد بھی جسمانی صحت کے لئے زبردست مفسدہ ہے جسمانی صحت کی عمارت ہضم کے صالح نظام پر موقوف ہے، غذا اگر ٹھیک طور پر ہضم نہ ہو گی تو جسم کے تمام اعضاء ضروری اور صالح خون کے حاصل کرنے سے محروم رہیں گے، جس کے نتیجہ میں پوری صحت و تندرستی کا ڈھانچہ ٹوٹ پھوٹ جائے گا۔ اور طاقت و قوت کے نہ ہونے سے آدمی نکما ہو کر نہ صرف اہل و عیال، قبیلہ و خاندان کے لئے بلکہ معاشرہ اور سوسائٹی کے لئے بار ثابت ہو گا۔ ہضم کے پورے نظام کا اختلال درکنار معمولی سا

سوءِ ہضم بھی انسان سے سرور نشاط کل کو چھین لیتا ہے، معطل زندگی اپنے لئے بھی مصیبت اور معاشرہ کے لئے بھی بلائے بے درماں، بہرحال معلوم ہوا کہ شراب سے قوت ہضم بے حد کمزور اور سست پڑ جاتی ہے۔ چہ جائیکہ اس سے استمرار طعام وغیرہ کا کام لیا جائے، بعض شراب نوش "بیئر" میں خاص طور سے غذائیت کے قائل ہیں۔ اگر بیئر میں غذائیت کو تسلیم بھی کر لیا جائے تو معمولی غذائیت ان عظیم نقصانات کے مقابلہ میں کیا حیثیت رکھتی ہے۔ جو نقصانات شراب نوشی سے پیدا ہونے والے ہیں۔ اور پھر یہ کہاں کی عقلمندی ہے کہ صالح، غیر مضر اور ارزاں غذاؤں کو چھوڑ کر مضر اور گراں قیمت بیئر کو خرید کر پیا جائے مصنف نے بھی لکھا ہے کہ:

"کس قدر کھلی ہوئی حماقت اور فضول خرچی ہے کہ آدمی بطور غذا کے بیئر کی کثیر مقدار استعمال کرے۔" (ایضاً ص۴۰)

یعنی بیئر کو خرید کر پینے والے سوائے حماقت و سفاہت کے اور کس بات کا ثبوت پیش کر رہے ہیں۔

جسم کی حرارت ختم ہو جاتی ہے | ایک فائدہ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ شراب نوشی سے جسم میں حرارت پیدا ہوتی ہے۔ جس سے جدوجہد کی تحریک اور کام کرنے کی امنگ پیدا ہوتی ہے۔ بالفاظ دیگر بادہ پرستوں کا یہ انتہائی واعلیٰ مشروب "فعال" بنانے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے۔ لیکن اس دعوے میں کہاں تک سچائی اور واقعیت ہے۔ اسی کا انکشاف کرتے ہوئے مصنف نے لکھا ہے کہ:

"اکثر پینے والے کہتے ہیں کہ شراب جسم کی حرارت بڑھا کر برودت کو زائل کر دیتی ہے۔ یہ دعویٰ بلادلیل ہے اور کہنے والے حقیقت سے قطعاً ناآشنا ہیں۔" (ایضاً ص۹۰)

طب جدید میں یہ بات طے شدہ ہے کہ جسم کے لئے حصول حرارت کا یہ طریقہ صحیح نہیں کہ جسم سے برودت کو زائل کر دیا جائے۔ بلکہ غیر مضر اور مفید شکل یہ ہے کہ جسم میں موجودہ حرارت کو باقی رکھنے کی کوشش کی جائے۔ مزید حرارت پیدا کرنا اور پھر شراب ایسے زہر ہلاہل سے قطعاً غلط ہے، اور پھر اس فریب کی حقیقت صرف اتنی ہے کہ شراب پینے کے ساتھ ہی جو کچھ عارضی آثار چہرہ وغیرہ پر ظاہر ہوتے ہیں۔ حماقت سے اس کو حرارت سمجھ لیا گیا ہے، جو شخص شراب استعمال کرے گا۔ فوری طور پر اس کا چہرہ سرخ ہو جائے گا۔ اور اس کے رنگ پر سرخی دوڑ جائے گی، کیونکہ شراب کی طبیعت یہ ہے کہ وہ جلد کے اندر عروق شعریہ میں اپنا عمل شروع کرتی ہے۔ کبھی وہ سکڑ جاتے ہیں اور پھر پھیلتے ہیں۔ نتیجہ ان کا یہ ہوتا ہے کہ یہ رگیں خون کا وہ حصہ جو کھینچتی تھیں اس تیزی کے ساتھ سکڑنے اور پھیلنے کی وجہ سے خون کو زیادہ کھینچنے لگتی ہیں۔ اس لئے پینے والا خون کے تیز دباؤ کے ظاہری آثار کو دیکھ کر سمجھتا ہے کہ یہ حرارت شراب کی پیدا کی ہوئی

ہے، حالانکہ یہ شعور غلط ہے اور اس پر مستزاد یہ کہ یہ کیفیت بہت عارضی ہوتی ہے۔ نشہ کے دور ہوتے ہی رنگ اپنی حالت پر آجاتا ہے اور پھر شراب کے استعمال کا ردعمل شروع ہوتا ہے۔ اور اگر یہ صحیح ہوتا کہ شراب جسم میں حرارت پیدا کرتی ہے تو ان علاقوں میں جو بے حد بارد اور ٹھنڈے ہیں، شراب کی خاص یہ منفعت ظاہر ہونا چاہئے تھی، حالانکہ مشاہدہ اس کے خلاف ہے۔ مثلاً منطقہ منجمد شمالی اور جنوبی میں شراب کے استعمال کی وجہ سے جسم کی حرارت اور گھٹ جاتی ہے اور اس حرارت کے زائل اور فنا ہونے کی وجہ سے اکثر اموات واقع ہوتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ ان دونوں منطقوں میں مزدور پیشہ انسان شراب قانوناً نہیں پی سکتے۔ اس لئے معلوم ہؤا کہ شراب جسم میں حرارت پیدا نہیں کرسکتی، بلکہ جو کچھ حرارت ہوتی بھی ہے اسے بھی زائل کر دیتی ہے۔

یہاں پر ایک بات اور بھی سمجھ لینا چاہئے، اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ شرابی کا چہرہ سرخ اور آنکھیں بھی سرخ ہوتی ہیں۔ ہماری اس تفصیل سے معلوم ہؤا ہوگا کہ وہ بھی شراب ہی کا اثر ہوتا ہے۔ اور کیونکہ مسلسل استعمال کیا جاتا ہے تو اسکی وجہ سے یہ آثار بھی دیرپا ہو جاتے ہیں۔ ان کو یہ سمجھنا کہ شراب کی پیدا کردہ حرارت ہے قطعاً غلط ہوگا، اسی کی اطلاع دیتے ہوئے لکھا ہے کہ:

"واذا تعاطى الانسان الكحول زمانا طويلاً فان الاوعية الدموية الصغيرة المنتشرة على سطح الجلد بعد ان يتوالى عليها التمدد باستمرار تبقى فى هذه الحالة من التمدد والانبساط ولهذا احمر الوجه والانف وعينيه ملتهبتين"

(الخمر والحیوۃ صہ ۶۲)

اور جسطرح یہ غلط ہے کہ شراب جسم کو حرارت پہنچاتی ہے، بلاشبہ یہ بھی بداھتہً خلاف واقعہ ہے کہ شراب سے رنگ صاف ہوتا ہے۔ مصنف نے لکھا ہے کہ:

"شراب سے رنگ بھی صاف نہیں ہوتا، بلکہ خون کے دوران کو تیز کرنے کی وجہ سے تھوڑی دیر کے لئے چہرہ پر سرخی آجاتی ہے اور سکر و نشہ کے زائل ہونے پر وہ سرخی سیاہی سے بدلنے لگتی ہے۔" (ایضاً)

مقالہ نگار کی اس تفصیل سے معلوم ہؤا ہوگا کہ شراب نہ ہضم طعام کے لئے مفید اور نہ جسم میں حرارت پیدا کرنے کے لئے کارآمد بلکہ اس کے استعمال سے ہزارہا وہ خطرناک اور جانگسل بیماریاں پیدا ہوتی ہیں جن کی ہلاکت کی تفصیل، اعداد و شمار کی روشنی میں پیش کی گئی ہے، ان اعداد و شمار اور ہماری تفصیلات کے بعد یہ کہنا کہ شراب میں طبی اعتبار سے کچھ منافع ہیں، حقیقت سے کس قدر گریز و انحراف ہوگا۔ اور یہ تو وہ مضرتیں

تھیں، جن کا تعلق جسمانی صحت سے تھا، شراب اخلاق پر بھی ایک بہت ناگوار اثر چھوڑتی ہے چنانچہ عموماً شرابی ایسے گندے اور مذموم اخلاق کے حامل ہوتے ہیں جو عام طور پر سوسائٹی میں بری نظر سے دیکھے جاتے ہیں۔ اور جن سے تمام ماحول ہمیشہ پریشان اور مکدر رہتا ہے، ہم چاہتے ہیں کہ ان اخلاقی بیماریوں کی بھی ایک مختصر سی تفصیل پیش کریں جو مے نوشی کے نتیجہ میں رونما ہوتی ہیں۔

چوری | شراب کو حاصل کرنے کے لئے مال و دولت کے تمام ذخیروں کو اس بہتے ہوئے پانی میں صرف کرنے کے بعد شرابی ایسے ذرائع سے بھی چند پیسے حاصل کرنے کی کوشش کریں گے جو اخلاقی نقطۂ نظر سے بہت ناپسندیدہ ہیں، چنانچہ عموماً شرابی چور ہو جاتے ہیں، اور بعض اوقات یہ چوری بہت سے جرائم کی پیش خیمہ ثابت ہوتی ہے۔ پچھلے دنوں کراچی میں "دنیا کے بادشاہ" گرفتار ہوئے، اخبار نے اس خبر کی تفصیل دیتے ہوئے لکھا تھا کہ:

> "پولیس نے کل رات صدر سے ایک نوجوان کو جو اپنے آپ کو دنیا کا بادشاہ بتاتا ہے، دوکان کا شیشہ توڑ کر دوائیاں چراتے ہوئے گرفتار کر لیا، بتایا جاتا ہے کہ جب پولیس نے اس نوجوان کو پکڑ کر اس کا نام پوچھا تو اس نے بادشاہوں کی طرح اکڑ کر مونچھیں اینٹھتے ہوئے ایک زور دار قہقہہ لگا کر کہا کہ میرا نام "دنیا کا بادشاہ" ہے۔ پولیس کے سپاہی نے کئی مرتبہ اس سے نام دریافت کیا۔ لیکن ہر بار اس نے یہی کہا، آخر اسے پولیس تھانے لے جایا گیا۔ لیکن وہاں بھی پولیس افسر اس کا نام معلوم نہ کر سکے، جوان کی حرکات و سکنات کچھ اس قسم کی تھیں کہ پولیس افسر گھبرا گئے اور اس کا معائنہ کرانے کے لئے ہسپتال بھیج دیا گیا، ڈاکٹروں نے معائنہ کرنے کے بعد بتایا کہ یہ نوجوان بہت زیادہ شراب پیئے ہوئے ہے۔" "آزاد" ۳ دسمبر ۱۹۵۶ء لاہور

شاید بعض لوگوں کو شبہ ہو کہ نشہ کی حالت میں ایسی حرکات غیر متوقع نہیں اس لئے ایسے چند واقعات سے شرابیوں پر "چوری" کا الزام کس حد تک صحیح ہوگا، لیکن ہم نے کہا ہے کہ شراب کو حاصل کرنے کے لئے ہر مناسب اور غیر مناسب اقدام کئے جا سکتے ہیں اور چوری سب سے زیادہ قریبی ذریعہ ہے ناجائز طور پر مال و دولت حاصل کرنے کا۔ "الخمر والحیٰوۃ" کے مصنف نے بھی لکھا ہے کہ:

> "وقد دلت الشواهد في كثير من الاحيان على ان خيانة العهود بدأت عند بعض السارقين حين اعوزهم المال لشراء الخمور التي الفوا تعاطيها ولم يطيقوا صبرا على تجنبها فتأصلت فيهم بذلك عادة السرقة حتى صار التلصص لبعض طباعهم وسجية فيهم." (ص۹۲)

مطلب وہی ہے کہ شراب کے عادی ہو جانے کے بعد ایسے جرائم کا ارتکاب غیر یقینی نہیں، بعض اوقات شرابی ایسی کم قیمت چیزوں کی بھی چوری کرنے سے گریز نہیں کرتے جو فی نفسہ کچھ حیثیت نہیں رکھتیں لیکن اپنے نشہ اور طلب میں سب کچھ کر گزرتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ شرابیوں کی ایک بڑی تعداد جن سے جیل خانے ہمیشہ بھرے رہتے ہیں ان میں سے اکثر و بیشتر چوریوں کے الزام میں ماخوذ ہوتے ہیں، یا پھر بڑے ذلیل طریقہ سے دوسروں کے سامنے دست سوال دراز کریں گے اور چند کوڑیوں کے لئے اپنی عزت و وقار کا پاس تک باقی نہ رکھا جائے گا۔ اس لئے شراب کے استعمال کے نتیجے میں

گدائی | گدائی اور بھیک کا اختیار کرنا بھی غیر متوقع نہیں، ذیل کا واقعہ ہمارے اس دعوے کی تصدیق کرتا ہے۔ ہندوستان کے مشہور شاعر اختر شیرانی جن کا اس سے پہلے بھی ذکر گزرا انہیں کے متعلق سوانح نگار نے لکھا ہے کہ:

"شراب کے بارے میں وہ اپنے خاص دوستوں کی جیب کو اپنی جیب سمجھتے تھے اور حسن طلب ایسا لطیف اور شاعرانہ ہوتا تھا کہ بغیر فرمائش پوری کئے رہا نہیں جاتا تھا، ایک مرتبہ سرما کا مہینہ تھا۔ اور میں باہر دھوپ میں بیٹھا مطلب کر رہا تھا کہ دو بلانوش شاعر دوستوں کو ہمراہ لے کر آ گئے۔

ایک صاحب نے فرمایا: ؎ دھوپ میں اپنے مریضوں کو دوا دیتے ہیں

دوسرے صاحب بولے: ؎ اور شاعر کوئی آئے تو پلا دیتے ہیں

اور اختر صاحب نے فرمایا: ؎ اہل دل ایسے مسیحا کو دعا دیتے ہیں

اس کے بعد ان شاعروں کے سامنے فرمائش شروع کی اور بوتل کے پیسے لے کر چلتے ہوئے۔" (نقوش شخصیات نمبر ۲ صـ۸۹۳)

اپنے نشہ کو پورا کرنے کے لئے یہ ذلیل گدائی اور بھیکاری بننا اسی ام الخبائث کا نتیجہ ہے۔ آہ کہ ایک علمی خانوادہ کا فرد حرام مشروبہ کے لئے سوال کا ہاتھ پھیلا رہا تھا، حالانکہ کہا گیا ہے کہ: "السوال ذل" یعنی سوال ذلت ہے، سڑکوں پر بیٹھنے والے تنومند شہروں میں ہٹے کٹے اصرار و الحاح کے ساتھ مانگنے والے بھکاریوں میں ایک بڑی تعداد ان مصنوعی فقیروں کی ہوتی ہے۔ جو مانگ مانگ کر سیدھے شراب کی بھٹیوں پر جاتے ہیں اور ٹھرے کی بوتلیں پی کر انسانیت کو بھی ذلیل کرتے ہیں۔ اور اس طرح گداگری کا وہ دروازہ غیر ضروری طور پر کھولتے ہیں، جس کو مذموم و معیوب قرار دینے میں مذاہب عالم میں سب سے زیادہ اسلام ہی پیش پیش ہے، یہ سب کچھ کیوں ہوتا ہے۔؟ اور سوسائٹی کے مہذب افراد اس ذلیل پیشہ کو اختیار کرنے پر کیوں

مجبور ہوتے ہیں، صرف اسی ام الخبائث کی ناجائز طلب کو پورا کرنے کے لئے جس کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ گویا کہ ایک حرام فعل کے ارتکاب پر ایک دوسرے معیوب و مذموم حربہ سے مدد لی جاتی ہے۔ سوچنے والے اگر سوچ سکیں تو شراب کی اسلام میں حرمت کی وجہ خاص اس عنوان سے بھی بہت جلد سمجھ میں آسکتی ہے۔ لیکن سکر و نشہ میں کھوئی ہوئی بصیرتیں اور عقل و دانش اب کہاں اس قابل کہ ان نقاط پہ سوچنے کی زحمت گوارا کرے۔ اسی طرح شرابی کذب بیانی و خیانت۔ دروغ بانی اور وعدہ خلافی کے ان امراض میں مبتلا پائے جاتے ہیں جو عالم انسانی اور اخلاقی زندگی میں سخت معیوب کردار ہے۔

کذب بیانی شراب نوشی کے نتیجہ میں بعض اوقات اپنے جرائم کو چھپانے کے لئے اس ہتھیار سے بھی کام لیا جاتا ہے، جو اسلامی زندگی سے گذر کر عام اخلاقی زندگی میں بھی بہت معیوب ہے۔ چنانچہ شراب کے متوالوں کی یہ قبیح ترین عادت اس حد تک پہنچ جاتی ہے کہ وہ ضرورتاً اور بلاضرورت ہر وقت کذب بیانی، محش گوئی، خیانت عہد کے مرتکب ہوتے ہیں۔ سید عبدالحمید عدم صاحب کے سوانح میں ہے کہ:

> "انہیں دنوں عدم صاحب دو تین روز کے لئے اچانک غائب ہو گئے۔ مجھے تشویش ہوئی۔ آخر چوتھے روز آئے اور کہنے لگے کہ حضور ایک چھوٹا سا مقدمہ بن گیا ہے، میں حیران ہوا کہ آخر معاملہ کیا ہے، کہنے لگے کہ میں اسی لئے تین چار روز سے آیا نہیں، حضور بات یہ ہے کہ میرے پاس اس دن ایک بوتل رم کی اور چھ بوتلیں بیئر کی تھیں "پیانیر" سے کوئی تانگہ والا، لاہور آنے کے لئے تیار نہ تھا، سب کہتے تھے کہ کرفیو کا وقت ہونے والا ہے۔ آخر ایک تانگہ والے کو میں نے تیار کر لیا، بوتلیں ساتھ تھیں، راستے ہی میں کرفیو کا وقت ہو گیا، پولیس نے تانگہ والے کا چالان کر دیا، بوتلوں پر قبضہ کر لیا۔ اور مجھے کوتوالی لے گئے سپرنٹنڈنٹ پولیس کے استفسار پر میں نے بتایا کہ یہ شراب میں اپنے اور اپنے ایک دوست شاد امرتسری کے لئے لے جا رہا تھا۔ حضور آج تاریخ ہے اور آج آپ کو میرے ساتھ کوتوالی جانا ہوگا تاکہ معاملہ ختم ہو اور شراب واپس ملے ورنہ حضور شراب مفت میں حرام ہو جائے گی۔" (صہ ۱۱۳۹ نقوش)

ایک معزز اردو شاعر کو کوتوالی میں مجرم کی حیثیت سے پیش ہونا پڑا اور کذب بیانی و دروغ گوئی سے گلو خلاصی کے لئے کام لیا گیا، یہ صرف ام الخبائث کی کرشمہ کاریاں ہیں۔ (باقی آئندہ)